

ماڈیول نمبر 7

شخصیت، انفرادی اختلافات اور مجموعی ریکارڈ

PERSONALITY, INDIVIDUAL
DIFFERENCES, & CUMULATIVE RECORD



”تعلیم سب کیلئے“

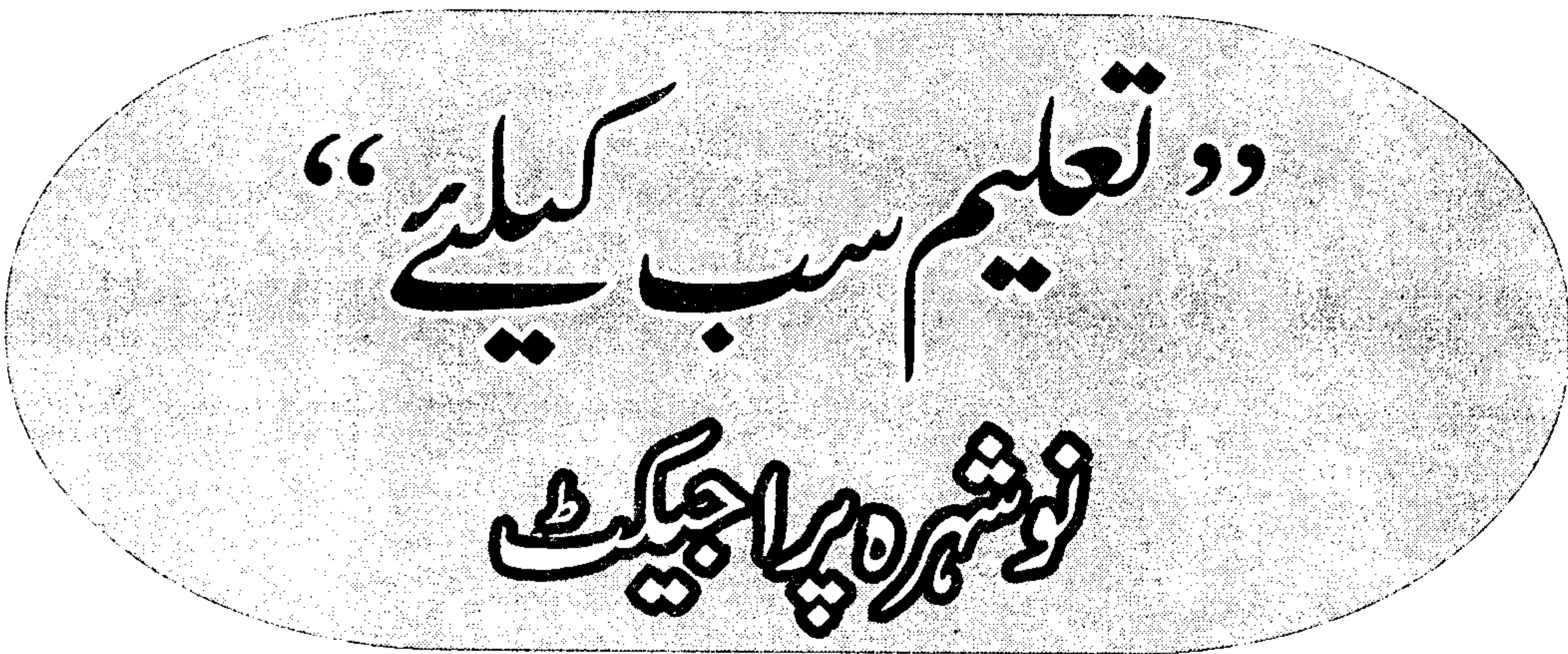
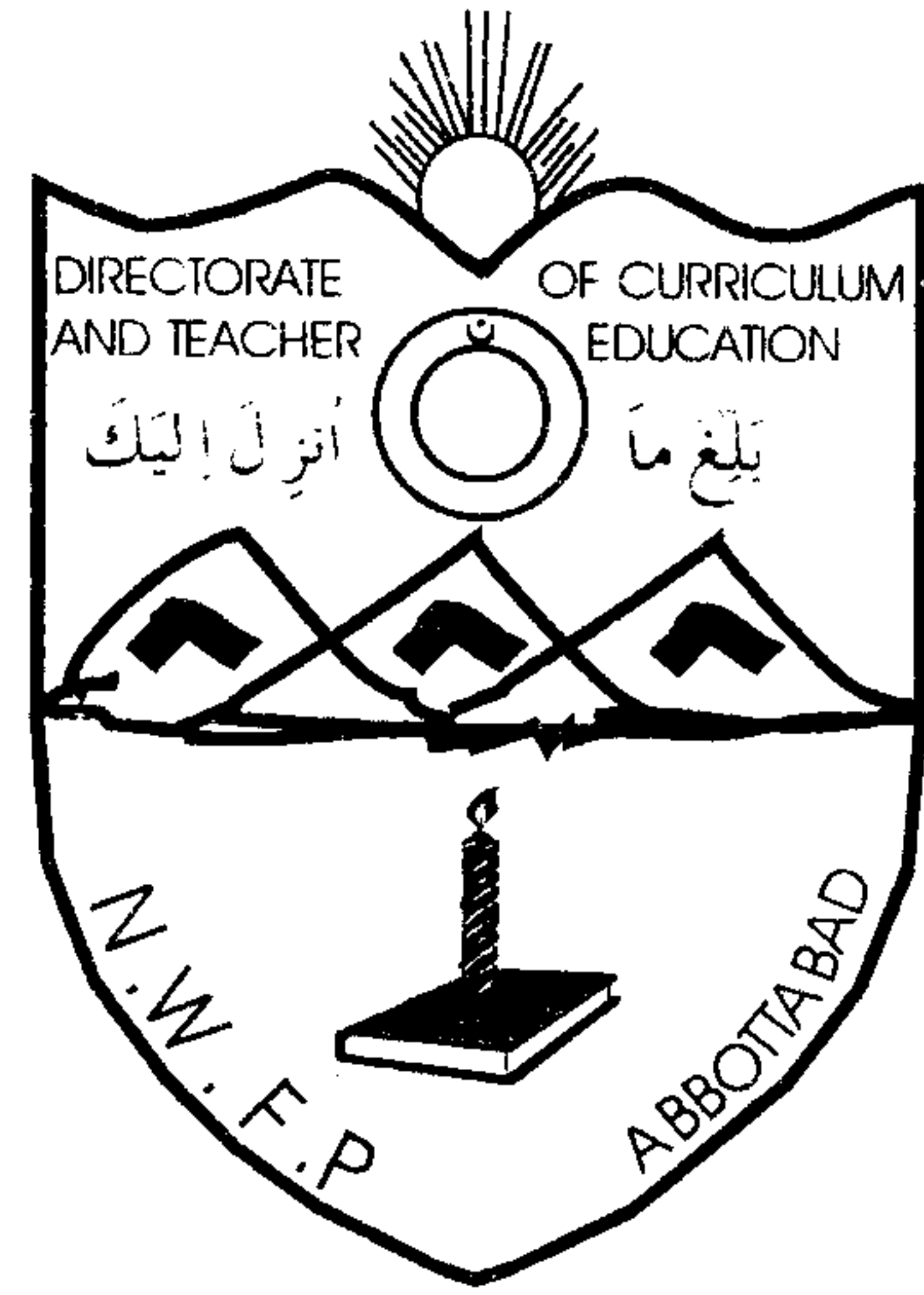
نوشہرہ پراجیکٹ

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔، ایبٹ آباد

بہ اشتراک و تعاون: یونیسکو (UNESCO)، اسلام آباد

شخصیت، انفرادی اختلافات اور مجموعی ریکارڈ

PERSONALITY, INDIVIDUAL DIFFERENCES, & CUMULATIVE RECORD



نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔، ایبٹ آباد

بہ اشتراک و تعاون: یونیسکو (UNESCO)، اسلام آباد

جملہ حقوق بحق ”یونیسکو، اسلام آباد“ محفوظ ہیں

ایڈیشن		اول
مقام اشاعت		ایبٹ آباد
تاریخ اشاعت		جنوری، 2002
تعداد		270
صفحات		22
مطبع		قاضی پرنٹرز، اڈہ گامی، ایبٹ آباد۔
ناشران:		۱۔ نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی، ایبٹ آباد۔
		۲۔ یونیسکو (UNESCO) اسلام آباد۔

FOREWORD

The UNESCO Office, Islambad has assigned responsibility for developing curricula as to train female teachers in Nowshera District under EFA programme. For this purpose learning material consisting of twelve modules was developed and organized by Curriculum & Teacher Education N.W.F.P., Abbottabad a source of study and reference. It stresses the social, philosophical, psychological, Institutional and Instructional aspect of teacher education in general and in each major content area: language, social studies, mathematics and science. The modules present a descriptive and practical approach to the study of pedagogical skills and its implementation in class-room condition. In the light of objectives of EFA, emphasis has shifted from contents to society, children and learning process. Primary importance is given to the learner and his schooling. Each module contributes to the development of understanding level of the children, organizational patterns of the school, curriculum deliveries and evaluation system. The research importance and principles of school environment are utilized to analyze and synthesize the activities and conditions as make primary education open and for all.

In completion of this gigantic task of national importance I am appreciative of the financial support provided by UNESCO Islambad. Special thanks goes to Mrs. Inge Borg Bienes, Director, UNESCO who was kind enough to extend all possible help and cooperation during all stages of the work. I am grateful to Mr. Arshad Saeed Khan for his encouragement, guidance and assistance which he provided in accomplishment of this large endeavour.

I would like to thank the members of curricula committee who worked dedicatedly in developing subject matter for different modules.

I would also like to express my most heartfelt thanks and appreciation to both Prof. Dr. Muhammad Zafar Iqbal, and Dr. Abdur Rehman for their helpful comments, useful suggestions and contributive criticism.

The piercing gentle attitude manifested by Mueer Ahmad Awan, Subject Specialist during constructing curricula will for ever remain a symbol of academic success for this Directorate.

Umar Farooq

Director

پیش لفظ

اگر دیکھا جائے تو انسان نے ایک دم چاند پر قدم نہیں رکھا بلکہ بتدریج ترقی کی۔ اور یہ ترقی کسی ایک سمت میں نہیں ہے بلکہ اس کے کئی پہلو ہیں۔ انسان نے سماجی حوالے سے ترقی کی اور اپنے لئے قوانین بنائے۔ اس نے معاشی حوالے سے ترقی کی تو سائنسی بنیادوں پر معیشت کا ڈھانچہ تعمیر کر ڈالا۔ اُس نے سیاسی حوالے سے ترقی کی تو حکومتوں اور سیاست کے ڈھانچے کی تشریح کی۔ یہ ساری ترقی انسان کی بے چین فطرت کی غمازی کرتی ہے۔ جو قومیں اپنی ترقی سے مطمئن نہیں ہوتیں وہ کبھی جمود کا شکار نہیں ہوتیں۔ اور اسی میں یعنی حرکت میں کامیابی و کامرانی ہے۔ اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمی عمل کے میدان میں ہم نے بھی حرکت کو ہی زندگی سمجھا۔

تدریس کسی بھی معاشرے کیلئے زندگی کی بہترین اقدار کو قائم رکھنے کا وسیلہ بھی ہے اور بدلتے ہوئے حالات میں ان اقدار کی تعمیر نو کی کاوش بھی۔ کسی معاشرے میں تدریس ان خصوصیات کی حامل نہ رہے تو معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ تدریس کی اس اہمیت کے پیش نظر ادارہ ”نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی“ نے گورنمنٹ آف این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ اور یونیسکو۔ اسلام آباد کے تعاون و اشتراک سے ایک تعلیمی پروگرام شروع کیا ہے۔ جس کا مقصد سب کو تعلیمی مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس ضمن میں پروگرام کی ابتدا نوشہرہ ڈسٹرکٹ سے کی جا رہی ہے۔ اساتذہ کی تربیت اور اس کی اہمیت کو مد نظر رکھ کر تدریسی مواد جو بارہ ماڈیولز پر مشتمل ہے تیار کیا گیا ہے۔ تدریسی مواد جو ماہرین تعلیم کی کوششوں کا نتیجہ ہے باقاعدہ تحقیق کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے۔

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے میں ڈائریکٹر یونیسکو اسلام آباد، مسز انگے بورگ برائینس (Mrs Inge Borg Brienes) اور جناب ارشد سعید خان کا ممنون ہوں کہ جنہوں نے اس کارِ عظیم میں رہنمائی، حوصلہ افزائی اور معاونت فرمائی۔ یہاں پر پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال، ڈاکٹر عبدالرحمان اور تمام ماڈیولز مصنفین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنی علمی بصیرت، تجربے، پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور تعمیری تنقید سے اس اہم اور عظیم کام کی تکمیل میں نمایاں کردار ادا کیا۔

میزر احمد ماہر مضمون کی کاوشوں، صلاحیتوں اور محنت کو بھی سراہتا ہوں جن کی بدولت ”تعلیم سب کیلئے“ (نوشہرہ پراجیکٹ) ادارہ ہذا کیلئے ایک سنگ میل کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا (انشاء اللہ)۔

عمر فاروق

ڈائریکٹر

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی ایبٹ آباد

فہرست عنوانات

TABLE OF CONTENTS

صفحہ نمبر	TITLE	عنوان	نمبر شمار
2-3	Foreword	پیش لفظ	1
5	Introduction	تعارف	2
6	Objectives	مقاصد	3
7	What is Personality ?	شخصیت سے کیا مراد ہے؟	4
8	Factors which affect Personality	شخصیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل	5
10	Elements for Building Personaltiy	شخصیت کی تشکیل کے عناصر	6
13	Meaning of Individual Differences	انفرادی اختلافات کا مفہوم	7
13	Kinds of Individual Differences	انفرادی اختلافات کی اقسام	8
16	Role of Parents & Teachers in Trends & Capabilities Differences	رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلاف میں والدین اور اساتذہ کا کردار	9
18	What is Cumulative Record	مجموعی ریکارڈ کسے کہتے ہیں؟	10
19	Sample of Cumulative Record	مجموعی ریکارڈ کا نمونہ	11
22	Exercises	مشقیں	12

تعارف

شخصیت فطری اور اکتسابی میلانات کے متوازن اخراج کا نام ہے۔ کسی فرد کی خصوصیات کا ذکر اصل میں اسکی شخصیت کا ذکر ہوتا ہے۔ مشہور ماہر نفسیات فرانڈ کا کہا ہے کہ انسانی شخصیت کی اصل داغ بیل عمر کے ابتدائی سالوں میں پڑتی ہے۔ یہ دور شخصیت کی نشوونما میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلئے گھر اور سکول دونوں کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ بچوں کی ہر لحاظ سے صحیح تربیت ہو تاکہ حالات سے ہم آہنگ ہو کر ان کا مقابلہ کر سکیں۔ پروفیسر ٹرنن کی تحقیقات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ذہانت اور تعلیمی قابلیت سے کہیں زیادہ بچوں کیلئے جذبات پر ضبط اور ماحول سے مطابقت کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات ذہین اور قابل بچے سکول سے بھگور اہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ ماحول سے عدم مطابقت ہو سکتی ہے، جس کیلئے بچے کی شخصیت اور اس کا مطالعہ کرنا اتنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جتنے بچے کی تعلیم سے متعلق دوسرے امور ضروری ہیں۔ شخصیت کسی فرد کے جملہ جہلات، فطری میلانات، جذبات، علمی و جسمانی استعداد وغیرہ کا ایسا نظام ہے جو ہمیشہ تغیر و تبدل کے قانون کے زیر اثر رہتا ہے اسلئے مدرسہ کے اندر اور باہر بچہ کی جملہ شخصی سرگرمیوں پر جو عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ تاکہ ایک ایسا پیشہ ورانہ اور تربیتی لائحہ عمل بنایا جاسکے جس کی مدد سے بچہ اپنی صلاحیتوں سے آگاہ ہو کر اپنے آپ کو زمانے کے تقاضوں کے مطابق اس انداز میں ڈھال لے جس سے سماجی اور اخلاقی قدریں برقرار رہ سکیں۔ اور مزید یہ عمل بچوں کی فطری صلاحیتوں کی نشوونما، شخصیت کی تعمیر، فکری بالیدگی اور کام کرنے کی استعداد میں اضافہ کا سبب بن سکے۔ شخصیت کے حوالے سے بچوں میں انفرادی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ جن کی مناسب تربیت کے لئے سکول کے اندر باقاعدہ پروگرام ہونے چاہیں۔ بچے کی شخصیت کے حوالے سے مجموعی ریکارڈ نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کیونکہ اس ریکارڈ کی مدد سے ہم بچے کے مکمل کوائف کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ان کوائف میں بچے کی ذاتی، گھریلو اور سکول سے متعلق حالات شامل ہوتے ہیں۔ جن کی مدد سے نہ صرف بچے کے موجودہ حالات کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس کے آئندہ کے ارادوں کے متعلق معلومات اخذ کی جاسکتی ہیں۔ لہذا بچے کی شخصیت اور مجموعی ریکارڈ کے متعلق ماڈیول لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اساتذہ جو پرائمری سطح پر پڑھا رہے ہیں اس قابل ہو جائیں کہ وہ بچوں کے مجموعی حالات سے باخبر رہ سکیں۔ ضرورت پڑنے پر ایسے اقدامات کئے جاسکیں کہ مدرسہ چھوڑنے کا سوسائٹی میں جو رجحان پایا جاتا ہے اس پر قابو حاصل کر کے ”تعلیم سب کے لئے“ عام کو بنایا جاسکے۔

مقاصد

اس ماڈیول کے مکمل مطالعہ کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- (۱) شخصیت کی تعریف کر سکیں۔
- (۲) شخصیت کی پیمائش کر سکیں۔
- (۳) شخصیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی نشاندہی کر سکیں۔
- (۴) شخصیت کی تشکیل کے حوالے سے مختلف عناصر کی وضاحت کر سکیں۔
- (۵) انفرادی اختلافات کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔
- (۶) انفرادی اختلافات کی قسمیں بیان کر سکیں۔
- (۷) کمزور بچوں کی تدریس میں مدد کر سکیں۔
- (۸) بچوں کی بہتر نشوونما کیلئے والدین کو مشورہ دے سکیں۔
- (۹) مجموعی ریکارڈ کی تعریف کر سکیں۔
- (۱۰) مجموعی ریکارڈ کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- (۱۱) بچوں کی انفرادی نشوونما میں مجموعی ریکارڈ کی افادیت کی وضاحت کر سکیں۔
- (۱۲) مجموعی ریکارڈ کی خانہ پری تسلی بخش طور پر کر سکیں۔

شخصیت سے کیا مراد ہے؟

جب ہم کسی شخص کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے ایسی صفات اور خصوصیات مراد لیتے ہیں جو اس شخص میں نمایاں طور پر موجود ہوتی ہیں۔ لیکن نفسیاتی نقطہ نگاہ سے ان صفات کا نمایاں ہونا چنداں ضروری نہیں۔ شخصیت کی تشکیل میں ہر وہ عنصر شامل ہوگا جو کسی شخص میں وراثت یا اکتسابی طور پر موجود ہے۔ علمائے متقدمین شخصیت کے صحیح تصور سے اسی لئے عاجز تھے کہ وہ اسے محض ان صفات پر مشتمل قرار دیتے تھے جو کسی شخص میں اخلاق حمیدہ کے طور پر موجود ہوتی تھیں۔ ان کے نزدیک ایسی صفات اتنی پائیدار تھیں کہ شخصیت سے مراد ہی اخلاق و اطوار کا ایسا نمونہ تھا جو اپنی اعلیٰ و ارفع صفات کی بنا پر اپنے ملنے جلنے والوں کو متاثر کر سکے۔ اس قدیم نظریے کے حامی اب رفتہ رفتہ کم ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ نفسیات کے درخشاں کارناموں سے مستفید ہوتے ہوئے تمام علما شخصیت کے معنوں میں تبدیلی کرنے میں مجبور ہو گئے ہیں۔ شخصیت اب ایسا عطیہ نہیں رہا جس میں مزید تبدیلی یا ترمیم کی گنجائش مفقود ہو گئی ہے۔ بلکہ شخصیت کسی شخص کے جملہ انوکاسات، جبلات، فطری میلانات، جذبات، عواطف علمی اور جسمانی استعداد وغیرہ کا ایسا نظام ہے جو ہمیشہ تغیر و تبدل کے قانون کے زیر اثر رہتا ہے۔ یہ اسی نظام کی موجودگی ہے کہ مختلف اشخاص مختلف طریقوں سے لوگوں کو متاثر کرتے رہتے ہیں۔ شخصیت کے ضمن میں اس اہم حقیقت کو نظر انداز نہ کیجئے کہ اس میں تمام ذہنی، جسمانی اور معاشرتی اسباب ایک ناقابل تقسیم نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا حقیقت کے قریب نہیں کہ انسانی خیالات، میلانات، جذبات اور عادات وغیرہ شخصیت میں اپنی علیحدہ حیثیت قائم رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس ایسی تمام صفات شخصیت میں اس طرح گم ہو جاتی ہیں کہ ان سے ایک نیا ناقابل تقسیم نظام ظہور میں آتا ہے۔ کوئی شخص جب بھی کوئی کام کرے، خواہ وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو، اس میں تمام شخصیت حصہ لے گی۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو محض کسی ایک صفت کی بنا پر نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ اس کی شخصیت کی بنا پر جو ان تمام صفات کے مجموعے سے بھی زیادہ ہے۔ ہر شخص اپنی شخصیت کے لحاظ سے بے مثل ہے۔ ہمیں اس کے مطالعے کے دوران میں اس کی اچھائی یا برائی سے کوئی غرض نہیں۔ انسان خواہ نیکی کا پتلا ہو یا برائی کا مجسمہ، دلکش سیرت کا مالک ہو یا قابل نفرت ہو، نفسیاتی مطالعہ کے دوران اس کی اہمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ معلمین کو یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیے کہ اس کے تمام شاگرد علیحدہ علیحدہ شخصیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ معلم کا اصل کام ان تمام شخصیتوں سے کام لینا ہے نہ کہ ان پر اپنے دلی خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ مختصرًا شخصیت ایک ایسی صفت ہے جو ایک شخص کو دوسرے شخص سے مختلف بناتی ہے اور جس کی بنا پر وہ مخصوص طریقوں سے سماجی تعلقات قائم رکھ سکتا ہے۔

شخصیت کی اقسام (Types of Personality):

متعدد ماہرین نفسیات نے اپنے نظریات کے تحت شخصیت کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں۔ اسپرنگر (Springer) نے واضح کیا ہے کہ ہر فرد عمومی ذہنی عنصر کے ساتھ ساتھ ایک خصوصی ذہنی عنصر کا حامل ہوتا ہے اور وہ اپنی خصوصی ذہنی صلاحیت کے تحت اپنے شخصیت کو تشکیل دیتا ہے۔ اس نے اپنے نظریے کے مطابق شخصیت کی چھ قسمیں شمار کی ہیں۔

(۱) علمی شخصیت :

اس شخصیت کے افراد علم میں اعلیٰ ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد سچائی کی تلاش ہوتا ہے۔ اس میں علماء، حکماء اور فلسفی شامل ہیں۔

(۲) فنی شخصیت :

اس شخصیت میں وہ حضرات شامل ہیں جو کسی فن میں مہارت رکھتے ہیں۔ فنون لطیفہ اور جمالیاتی قدروں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس میں فنکار، نقاش، سنگ تراش وغیرہ شامل ہیں۔

(۳) تجارتی یا اقتصادی شخصیت :

اس شخصیت میں تاجر اور کاروباری حضرات شامل ہیں۔ وہ اپنے مخصوص رجحان کی وجہ سے تجارت اور کاروبار میں شہرت رکھتے ہیں۔

(۴) مذہبی شخصیت :

اس شخصیت کے حامل افراد روحانی آسودگی کو زندگی کا مقصد قرار دیتے ہیں۔ وہ مذہبی قدروں کو عزیز رکھتے ہیں۔ اس میں مذہبی علماء شامل ہیں۔

(۵) سیاسی شخصیت :

اس گروہ میں حکومت کے ارباب اقتدار، سیاست دان اور سیاسی جماعتوں کے ارکان شامل ہیں۔ جو اپنی مخصوص صلاحیت اور رجحان کی وجہ سے سیاست میں ممتاز ہیں، ملک و قوم کی بھلائی اور حکومت کرنا ان کا نصب العین ہوتا ہے۔

(۶) سماجی شخصیت :

اس شخصیت میں سماجی کارکن اور معاشرے کے وہ افراد شامل ہیں جو فلاح و بہبود کے کام سرانجام دیتے ہیں۔ معاشرے کے دکھ درد اور برائیوں کو دور کرنا ان کا مقصد حیات ہوتا ہے۔ اسپرنگر کی یہ تقسیم کچھ تسلی بخش نہیں۔ کیونکہ اس نے انسانی زندگی کو صرف ایک شعبے میں محدود کر دیا ہے۔

بعض افراد کئی کئی کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ بعض تجارتی امور میں بھی ماہر ہوتے ہیں اور سماجی و سیاسی صلاحیتیں بھی رکھتے ہیں۔ اسپرنگر کی اس تقسیم میں کئی

شخصیتیں آپس میں مل جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس ماہر نفسیات نے بعض خصوصی صلاحیتوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس نے صرف چھ خصوصی رجحانات اور

صلاحیتوں کو واضح کیا ہے۔ اور بعض پیشوں کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

(۱) شخصیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل :

شخصیت پر ایسے بہت سے عوامل ہیں جو اثر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں توارث اور ماحول سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔

(۱) توارث :

شخصیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں توارث اہم کردار ادا کرتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ توارث اور ماحول کے اشتراک عمل اور باہمی اثرات

سے شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔ توارث کے سلسلے میں مندرجہ ذیل نکات قابل غور ہیں۔

(۱) جسمانی شخصیت :

جسمانی خصوصیات بچے کے والدین اور اس کے خاندان کے ارثی اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ یعنی بچے کے جسمانی

قد و قامت، ساخت، رنگ روپ، خدو خال، بالوں اور آنکھوں کا رنگ توارث کے ذریعے والدین یا اس کے خاندان سے ملتا ہے۔ علاوہ ازیں اعلیٰ ذہانت بھی

توارث کا نتیجہ ہوتی ہے۔

(ب) والدین کا رویہ:

والدین کا رویہ بچے کی شخصیت کو بنانے اور بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ والدین بچے کے ساتھ جس قسم کا رویہ رکھتے ہیں۔ بچہ ان سے گہرا اثر لیتا ہے۔ ہر بچے کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ والدین ان سے محبت کریں اگر والدین ان کی خواہش کی تسکین نہیں کرتے، تو بچے احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(ج) تنگ و تاریک مکانات:

تنگ و تاریک مکانات بچے کی شخصیت کو متاثر کرتے ہیں۔ جو لوگ تنگ و تاریک مکانات میں رہتے ہیں، ان میں جنسی بے راہ روی پیدا ہو جاتی ہے۔ تنگ و تاریک مکانات میں شائستگی کا فقدان ہوتا ہے۔ ازدواجی تعلقات کے لئے بھی علیحدگی نہیں ہوتی اور بچے تھوڑی عمر میں جنسی معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ بچے کی شخصیت کو ابھارنے کے لئے کھلے، روشن اور ہوادار مکانات ہوں۔ اس سے بچوں کی ذہنی نشوونما پر بھی اثر پڑے گا اور ان کے ذہن بھی گھروں کی طرح کھلے اور روشن ہوں گے۔

(د) تفریحی مشاغل کی کمی:

غربت اور تنگ و تاریک مکانات میں بچوں کے کھیلنے کودنے کا اہتمام نہیں ہوتا۔ نتیجہً بچے کھیل کود اور سیر و تفریح کے لئے گھر سے باہر جاتے ہیں۔ وہاں ان کے تعلقات ایسے بچوں سے ہو جاتے ہیں جن کا تعلق جرائم پیشہ افراد سے ہوتا ہے۔ ان کی دوستی بچوں پر برا اثر ڈالتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ گھروں میں باغیچے کا اہتمام ہو۔ اس ضمن میں والدین بچوں کے ساتھ تعاون کریں ان کے ساتھ کھیل کود میں حصہ لیں اور مہینے میں ایک مرتبہ انہیں کسی تفریحی مقام پر لے جائیں یا ان کو تفریح کا موقع دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کا خیال بھی رکھیں کہ وہ باہر جا کر کیسے لوگوں سے دوستی کرنا پسند کرتے ہیں۔

(ر) ماحول:

فرد کی شخصیت پر ماحول کے اثرات اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ بعض ماہرین نفسیات نے ماحول کو توراٹ پر فوقیت دی ہے۔ اور واضح کیا کہ ماحول کے بغیر انسانی بالیدگی اور شخصیت نشوونما نہیں پاسکتی۔ ماہر نفسیات ”کنڈولے“ نے ماحول کے عناصر کو شدید طور پر محسوس کیا ہے اور اس نے فرانس گالٹن اور ہنری گیڈرڈ کے ارثی تجربات پر جانبداری کا الزام لگایا اور کہا ہے کہ ماحول کو ان مفکروں نے نظر انداز کر دیا۔ جس سے ممتاز شخصیتیں وجود میں آتی ہیں۔ بچے کو بگاڑنے یا سنوارنے میں ماحول اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بچے پر تین قسم کا ماحول اثر انداز ہوتا ہے۔

(۱) طبعی ماحول: جس میں علاقے کی آب و ہوا، نباتات اور جغرافیائی حالات وغیرہ ہیں۔

(۲) معاشرتی ماحول: اس سے مراد وہ ماحول ہے جو بچے کو معاشرے کا فرد ہونے کی حیثیت سے حاصل ہوتا ہے۔

(۳) گھریلو ماحول: اس سے مراد وہ ماحول ہے جو بچے کو گھر میں میسر آتا ہے۔ بچے کی شخصیت زیادہ تر گھر کے ماحول میں ہی بنتی اور بگڑتی ہے۔ اگر

گھر کا ماحول اچھا ہوگا تو شخصیت اچھی ہوگی۔ اگر گھر میں ہر وقت جھگڑا، فساد وغیرہ ہو تو بچے کی شخصیت پر برا اثر پڑے گا۔ جماعت اور مدرسے کا ماحول بھی بچوں کی شخصیت کو متاثر کرتا ہے۔ اگر مدرسہ کا ماحول خوش گوار ہے۔ فضا تعلیمی ہے تو وہ بچے جو پسماندہ رجحانات کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ بھی زیادہ محنت کرتے ہیں۔ خراب حالات بچے میں مدرسے سے نفرت پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے مدرسے اور جماعت کے ماحول میں اساتذہ ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ استاد ہی ماحول کو بہتر بنا سکتا ہے۔ بگاڑ سکتا ہے۔

شخصیت کی تشکیل کے عناصر :

شخصیت کی تشکیل کے عناصر دو طرح کے ہیں۔ الف) خارجی۔ ب) داخلی

(۱) داخلی عناصر:

(۱) طبعی خصوصیات:

انسانی شخصیت زیادہ دکنش اور موثر طبعی اور ظاہری خصوصیات کی وجہ سے سمجھی جاتی ہے۔ سب سے پہلے انسان کے طبعی خد و خال اور ساخت ہی متاثر کرتی ہے۔ یعنی جس قدر قد اور ظاہری شکل و صورت اچھی ہوگی۔ اسی قدر دوسرے لوگ اس کی شخصیت سے متاثر ہوں گے۔

(۲) ذہنی صلاحیتیں:

انسان اگر ذہنی لحاظ سے بہتر ہے اور وہ کوئی مخصوص ذہنی صلاحیت یا رجحان رکھتا ہے۔ تو اس کی شخصیت کی اس کے تحت تشکیل پاتی ہے۔ اس لئے ذہنی صلاحیتیں بھی شخصیت کی تعمیر میں موثر ثابت ہوتی ہیں۔

(۳) معاشرتی مطابقت و لیاقت:

فرد کی شخصیت کی تعمیر میں اس کی معاشرتی مطابقت اور لیاقت بھی اہم سمجھی جاتی ہے۔ اگر فرد میں معاشرے کی اقدار کا احساس ہے اور وہ معاشرتی تقاضوں کے تحت زندگی بسر کر رہا ہے۔ تو اس کی شخصیت موثر کئی جا سکتی ہے۔

(۴) کردار اور سیرت:

شخصیت کی تعمیر میں فرد کا کردار اور اس کی سیرت نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اچھی عادتیں اور طور طریقے شخصیت کو بہتر بناتے ہیں۔ بہتر جذباتی نشوونما فرد کی عادتوں کی تشکیل کرتی ہے۔ اکثر ماہرین نفسیات کردار اور سیرت کے ان اوصاف پر متفق ہیں۔ مثلاً زندہ دلی، فراخ دلی، جوش و خروش، امنگ، خوش مزاجی، فیاضی، ذہانت، خود مختاری، نرم دلی، تمیز دار، جفاکشی، کے ساتھ ساتھ باعمل، قابل اعتبار اور مخنثی ہونے کے اوصاف کردار و سیرت میں ہونے چاہئیں۔

(ب) خارجی عناصر:

کچھ خارجی عناصر بھی ہیں جو فرد کی شخصیت اور زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان میں آب و ہوا، معاشی و اقتصادی حالت، ملکی سیاست کے اثرات، خاندان اور ثقافت وغیرہ نمایاں ہیں۔ ان تمام عناصر نے انسان کی شخصیت و بالیدگی کو شدید طور پر متاثر کیا ہے۔

(۱) آب و ہوا (Climate):

انسانی زندگی پر آب و ہوا کا اثر گہرا ہوتا ہے۔ ماحول اور آب و ہوا کے اثرات کے تحت انسان کی جسمانی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما بھی متاثر ہوتی ہے، یورپ کے باشندے اپنے سرد علاقے کی وجہ سے سرد مزاج کے حامل ہوتے ہیں، ان میں مطالعے اور تحقیق کی جستجو ہوتی ہے، وہ صبر و استقلال کے عادی ہوتے ہیں۔

آب و ہوا کے اثرات مزاج اور عادتوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ سرد علاقے کے لوگوں کو کم غصہ آتا ہے۔ ان کے مزاج میں زندہ دلی اور خوش روی زیادہ ہوتی

ہے۔ گرم علاقوں کے باشندوں کے مزاج موسم کے لحاظ سے گرم ہوتے ہیں۔ آب ہوا نہ صرف جذبات پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ طرز معاشرت کو بھی متاثر کرتی ہے۔ غرضیکہ آب و ہوا کے اثرات انسانی بالیدگی اور شخصیت کو شدید طور پر متاثر کرتے ہیں۔

(۲) معاشی و اقتصادی حالت:

فرد کی شخصیت پر معاشی اور اقتصادی حالات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر فرد معاشی لحاظ سے خوش حال ہے صاحب ثروت ہے تو اس کو زندگی کی بہت سہولتیں حاصل ہوں گی، اسے بہتر خوراک، اچھے مکانات، اچھے لباس اور اچھی صحبت کے لوگوں سے تعلقات کے مواقع حاصل ہوں گے۔ اس کو کسی قسم کی معاشی فکر نہ ہوگی۔ اس کے برعکس جس فرد کی اقتصادی حالت اچھی نہیں ہے۔ وہ مفلس، نادار، اور غربت کا مارا۔ جسے پیٹ بھر کی غذا نہیں ملتی، وہ شخصیت کو کس طرح موثر بنائے۔ اس کے بچوں کو تعلیمی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔ اچھی کتاب اور اچھے سکول نصیب نہیں ہیں وہ ان حالات کے تحت اپنی اور اپنے بچوں کی شخصیت کو اعلیٰ تعلیم سے بظاہر ہمکنار نہیں کر سکتا کوئی اعلیٰ مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا اس کی خراب معاشی حالت کی وجہ سے نہ صرف اس کی بلکہ اس کے بچوں کی شخصیت بھی متاثر ہوگی۔

شخصیت پر ثقافت کے اثرات:

کلچر کسی قوم یا معاشرے کی وہ مشترکہ خصوصیت ہے جس سے نہ صرف ہم پہچانے جاتے ہیں۔ بلکہ دوسرے معاشروں میں امتیاز بھی کیا جاسکتا ہے۔ ابتدائی دور میں بچے کی شخصیت پر اس کے ماحول، یعنی کلچر کے اثرات پڑتے ہیں۔ وہ گھر کے رسم و رواج کا پابند ہوتا ہے اور اس کی شخصیت ان ہی رسم و رواج اور معاشرتی قدروں کے سانچے میں ڈھلتی ہے۔ جوں جوں اس میں شعور پیدا ہوتا جاتا ہے۔ وہ غیر عزیز تمدنی روایات سے منحرف ہونے لگتا ہے۔ اپنے کلچر میں جب اس کے فطری ثقافتوں کی عدم تشفی ہوتی ہے وہ تو ان روایات کو اپناتا ہے جس سے اس کے فطری تقاضوں کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ ہمارا کلچر اسلامی قدروں کا حامل ہے۔ اس کے اثرات ہماری شخصیت پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اس کے تحت بچوں میں اسلامی روایات کا احترام پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک بہت بہتر طرز معاشرت کے حامل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مقدس چیزوں کا احترام، بزرگوں کی تعظیم، نشست و برخاست کے اچھے طریقے، گفتگو میں چھوٹے بڑوں کا احترام، دکھ درد میں دوسروں کی امداد ملاقات کے آداب، کھانے پینے کے طور طریقے اور کاروبار میں عمدہ کردار وغیرہ۔ کلچر فرد کے نظریہ حیات کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس لئے بچے کی شخصیت کی نشوونما میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس کی شخصیت کسی غلط نظریہ حیات کی حامل نہ ہونے پائے ورنہ وہ کلچر سے مطابقت حاصل نہ کر سکے گا۔ تعلیمی نصاب بچوں کے معاشرتی کلچر کے مطابق ہو۔ مشرقی پاکستان میں بچوں کا نصاب ان کے کلچر، خصوصاً اسلامی کلچر کی غمازی نہیں کرتا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پاکستان کی قدروں سے منحرف ہو گئے اور ان میں ملک و قوم کی سالمیت کو ختم کرنے کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔ لہذا ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بچے کی شخصیت اس کے کلچر کی قدروں کے مطابق نشوونما پائے ورنہ اس میں سماج دشمن سرگرمیاں جنم لیں گی۔

مثالی شخصیت کا تصور:

ماہرین نفسیات نے مثالی شخصیت کے تصور میں کسی نہ کسی بات کو اہم قرار دیا ہے۔ بعض کے نزدیک مثالی شخصیت وہ ہے جو اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کی حامل ہو۔ بعض نے مثالی شخصیت اسے قرار دیا ہے۔ جو متوازن اور اعلیٰ جذباتی نظام رکھتی ہو۔ کسی نے جسمانی خوبصورتی کو مثالی شخصیت کہا ہے۔

اگر ہم کسی ایک پہلو کی خصوصیات کو مثالی شخصیت قرار دیں اور دوسرے پہلو کو نظر انداز کر دیں تو ایسی صورت میں موثر اور غیر موثر خصوصیات دونوں مثالی

شخصیت میں شامل ہو جائیں گی۔ یہ حقیقت ہے کہ شخصیت کو مثالی حیثیت سے ماننے کے لئے ہمارے پاس کوئی قطعی پیمانہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شخصیت کوئی بنی بنائی شے نہیں ہے۔ پالی جائے۔ پیدائش سے بلوغت تک شخصیت نشوونما پاتی ہے۔ اور مختلف محرکات اس کی تنظیم میں معاونت کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں نفسیاتی لحاظ سے مثالی شخصیت کے تعین میں دشواری ہوتی ہے۔

مثالی شخصیت کا معیار:

مثالی شخصیت کا معیار جسمانی خوبصورتی، ذہنی ارتقاء، معاشرتی و جذباتی عمدگی نہیں اور نہ سیرت و کردار کے اوصاف کی مقدار کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ فلاں شخص میں متعدد خوبیاں ہیں۔ لہذا اس کی شخصیت مثالی ہے۔

مثالی شخصیت کا معیار معاشرتی قدریں اور اس کے تقاضے ہیں۔ اگر کسی فرد کی شخصیت کے اوصاف معاشرتی قدروں پر پورے اترتے ہیں تو اس کی شخصیت معیاری اور مثالی ہے۔ ہمارا کردار اور سیرت کا میزان ہماری ثقافتی اور معاشرتی قدریں ہیں۔ ہم مثبت اور منفی دونوں قسم کے جذبات رکھتے ہیں۔ کوئی شخصیت ایسی نہیں کہ وہ منفی جذبات کا اظہار نہ کرتی ہو۔ اگر معاشرتی قدروں پر ہماری شخصیت یعنی ہمارے کردار اور جملہ رد عمل پورے اترتے ہیں تو وہ مثالی اور معیاری شخصیت کہی جائے گی۔ غرضیکہ ہمارے کردار کی کسوٹی معاشرتی قدریں ہیں۔ اس کے علاوہ مثالی اور معیاری شخصیت میں مندرجہ ذیل خصوصیات بھی ہونی چاہئیں:

(۱) شخصیت وحدت کی حامل ہو:

شخصیت کے تمام پہلوؤں کو نشوونما میں وحدت ہونی چاہیے۔ خیالات اور عمل میں وحدت ہو۔ جذباتی اور معاشرتی قدروں میں وحدت ہو۔ یہ نہ ہو کہ کسی پہلو میں تضاد پایا جائے۔

(۲) ماحول سے مطابقت رکھتی ہو۔ شخصیت ماحول سے مطابقت رکھتی ہو۔ یعنی فرد کا کردار اور رد عمل ماحول سے ہم آہنگ ہو۔

(۳) متحرک ہو:

وہی شخصیت بہتر کہلاتی ہے جو حرکی یا متحرک نوعیت کی ہو۔ اس میں عمل کی وقعت ہو، نئے ارادے اور نئی امنگیں ہوں۔ اس میں جمود نہ ہو ورنہ شخصیت ماحول سے مطابقت حاصل نہ کر سکے گی۔

(۴) توازن ہو:

شخصیت کے تمام پہلوؤں کی متوازن نشوونما ہو۔ یعنی یہ نہ ہو کہ جسم تو سات فٹ لمبا ہے یا صحت مند اور پہلوان نما ہے لیکن ذہنی و جذباتی نشوونما صفر ہے۔ اگر تمام شعبہ حیات میں توازن رہے گا۔ تو شخصیت مؤثر ہوگی ورنہ نہیں۔

(۵) کردار اور سیرت کی بہتر خصوصیات:

اچھی اور معیاری شخصیت وہی ہے جس کے کردار و سیرت میں بہتر اوصاف ہوں کیونکہ یہی اوصاف فرد کو معاشرے میں بہتر مطابقت دیتے ہیں۔ وائسن نے سیرت و کردار کی زیادہ وکالت کی ہے۔ بقول اس کے ہماری شخصیت ہمارے ان اعمال اور کردار کا نتیجہ ہے جس کے ذریعے ہم زندہ رہتے ہیں۔ یہ بحیثیت اجتماعی رد عمل ہے۔

انفرادی اختلافات کا مفہوم

انفرادی اختلافات سے مراد ”مختلف افراد میں صلاحیتوں اور قابلیتوں کا فرق پایا جاتا ہے۔“ انفرادی اختلافات سے مراد وہ ”اختلافات اور تغیرات ہیں جو یہ فرد دوسرے فرد سے رکھتا ہے۔“ وہ اختلافات، جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی ہونے کے علاوہ مخصوص رجحانات و میلانات کے بھی ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں بڑا تنوع رکھا ہے۔ جس طرح انواع و اقسام کی اشیاء ہیں۔ اسی طرح ایک ہی قسم کی اشیاء اور جاندار اپنی انفرادی خصوصیات کی بناء پر دوسروں سے مختلف ہیں۔ انسان بھی ایک دوسرے سے مشابہ ہم رائے، ہم خیال اور مماثل ہونے کے باوجود گہرے اور نمایاں اختلافات کی بناء پر ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں۔ ان کے اختلافات ان کی انفرادیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ یہ ظاہری بھی ہو سکتے ہیں اور باطنی بھی، جسمانی بھی ہو سکتی ہیں اور کرداری بھی، اکتسابی بھی اور غیر استساہی بھی، غرضیکہ انفرادی اختلافات کی بنیاد تو ارث اور ماحول دونوں ہیں۔ فرد ان سے جس طرح اثرات قبول کرتا ہے، جن واقعات و حادثات سے گزرتا ہے اور جس طرح سے خود کو سب سے الگ ہستی شمار کرتا ہے، اس میں انفرادیت پنہاں ہوتی ہے۔ اختلافات کو جاننے کی ضرورت اس وجہ سے ہے کہ ہر فرد سے اس کے استعداد کے مطابق کام لے سکیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ زندگی کے بہت سے شعبوں میں نا اہل آدمیوں کی بھرمار ہے۔ ہمیں اکثر وہ کام کرنا پڑتے ہیں جن کی ہمیں خواہش نہیں ہوتی۔ آموزش کے عمل میں انفرادی اختلافات بڑی اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ انفرادی اختلافات کو سمجھے بغیر آموزش کا عمل کامیاب نہیں بنایا جاسکتا۔ تعلیمی میدان میں ہم دیکھتے ہیں کہ بچوں میں ایک ہی ماحول، ایک ہی استاد، ایک ہی نصاب، ایک ہی طریقہ تدریس اور ایک ہی ذہنی آزمائش کے باوجود ان کے تعلیمی نتائج میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ ان میں سے ناکام اور بعض کامیاب ہو جاتے ہیں اور کامیابی میں بھی اختلافات نظر آتے ہیں۔ یہ اختلافات ان کے ذہنی اختلافات کو ظاہر کرتے ہیں۔ تعلیمی میدان میں انفرادی اختلافات پر اس وقت سے زیادہ زور دیا جانے لگا، جب تعلیمی ماحول میں یکسانیت کے باوجود طلبہ کی آموزش اور ذہنی آزمائشوں کے نتائج میں زمین اور آسمان کا فرق محسوس ہوا۔ اس موضوع پر کافی غور و فکر اور تحقیق کرنے کے بعد واضح ہوا کہ ہم انفرادی اختلافات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگر بچے کی آموزش کے عمل کو بہتر بنانا ہے تو اختلافات کو پیش نظر رکھ کر آموزش کے عمل کے لئے بہتر وسائل اختیار کرنا ہوں گے تاکہ بچے ذہنی لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور ان کی آموزش بھی پائیدار ہو۔

انفرادی اختلافات کی اقسام: انفرادی اختلافات کی بہت سی اقسام ہیں۔ چند اہم انفرادی اختلافات درج ذیل ہیں:

۱۔ جسمانی اختلافات، ۲۔ ذہنی اختلافات، ۳۔ جذباتی اختلافات، ۴۔ رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات، ۵۔ معاشی اور معاشرتی اختلافات (۱) جسمانی اختلافات: یہ اختلافات عموماً وراثت کے فرق کے باعث ہوتے ہیں اور پیدائشی و اکتسابی بھی ہوتے ہیں۔ ان میں وہ تمام اختلافات شامل ہیں جو کسی نہ کسی طرح جسم کی ساخت یا اس کی رنگت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں ظاہری شکل و صورت، رنگ و روپ، قد و قامت، صحت و بیماری وغیرہ شامل ہیں۔ جسمانی اختلافات بعض مرتبہ واضح اور کبھی غیر واضح ہوتے ہیں۔

(۱) ایک ہی جماعت کے کچھ بچے اچھی شکل و صورت، قد و قامت کے ہوتے ہیں اور کچھ معمولی۔ بعض صحت مند اور بعض بیماریوں کا شکار۔

(۲) کچھ بچے پیدائشی یا حادثات کی وجہ سے معذور ہوتے ہیں یا بعض جسمانی کمزوریوں کا شکار ہو جاتے ہیں، مثلاً بینائی کمزور ہو سکتی ہے، کچھ کی قوت گویائی یا قوت سماعت کمزور ہو سکتی ہے۔

(۳) جماعت میں بعض بچے قوت گویائی نہیں رکھتے، بعض بچے تلا کر بولتے ہیں۔ ایسے بچے جماعت میں زیادہ بولتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

(۴) اس طرح وہ بچے جو کسی جسمانی عضو کے ضائع ہونے یا کسی بیماری کے باعث معذور ہو جاتے ہیں، انہیں بھی بچوں کے مزاق کا نشانہ بننے سے بچایا جائے۔

جسمانی اختلافات میں بچوں کا رویہ: اوپر کی تمام علامات اگر جماعت میں کسی بھی بچے میں پائی جائیں تو اس طرح کے بچوں کے رویے میں

بھی اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں احساس کمتری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بچے تعلیم اور تعلیمی ادارے سے فرار کی کوشش کرتے ہیں، استاد سے انہیں لگاؤ نہیں

رہتا اپنے اور پرانے کی تمیز نہیں رہتی، غرض یہ کہ ان کا ذہن باغی ہو جاتا ہے۔ ایسے بچے عموماً گھر سے بھی فرار ہو جاتے ہیں۔

استاد اور والدین کے فرائض یا ذمہ داری: جو بچے صحت مند بچوں کے مقابلے میں انفرادیت کے شکار ہیں یا وہ بچے جو جسمانی طور پر صحت مند نہیں ہوتے، یقیناً وہ تعلیم میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ والدین اور اساتذہ ان بچوں کی رہنمائی کریں۔ وہ بچے جو سماعت اور گویائی سے محروم ہیں، انہیں پچھلی نشستوں پر بیٹھنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ بچوں کے والدین کا فرض ہے کہ وہ مختلف ڈاکٹروں سے ان کا معائنہ کروائیں۔ ایسے بچے جو معذور ہیں، استاد ان کے ساتھ محبت، ہمدردی و تعاون کی اہمیت دے کر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ اس طرح جو بچے شکل و صورت اور قد و قامت کے اختلافات میں مبتلا ہیں، اساتذہ اور والدین کا فرض ہے کہ انہیں عام بچوں کی طرح نہ سمجھیں بلکہ ان پر خصوصی توجہ دیں۔

جسمانی اختلافات کی نوعیت کے لحاظ سے تعلیمی اداروں کا قیام:

جسمانی اختلافات اگر شدید نوعیت کے ہوں تو ایسے بچوں کے لئے علیحدہ تعلیمی اداروں میں خصوصی تربیت یافتہ اساتذہ کے ذریعے سے مخصوص طریقہ تدریس سے خصوصی نصاب کی تعلیم دینی چاہئے، نابینا، گونگے یا بہرے بچے عام بچوں کے ساتھ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ یا بہت دشواری محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے ان بچوں کو ایسی خصوصی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے جو انہیں معاشرے میں مناسب اور باعزت مقام حاصل کرنے میں مدد دے سکے۔

(۲) ذہنی اختلافات:

بچے ذہانت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اگرچہ ذہانت کے لحاظ سے اختلافات کا دائرہ بہت وسیع ہے لیکن مطالعے کی آسانی کی خاطر ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) ذہین (ب) متوسط (ج) کند ذہن وغیرہ

درج ذیل جدول بچوں کی ذہانت کی تقسیم کو ظاہر کرتا ہے۔

بچوں کی اقسام	مقیاس ذہانت
فطین	۱۴۰ یا اس سے زیادہ
ذہین اعلیٰ اور ذہین تر	۱۱۰ سے ۱۴۰ تک
متوسط	۹۰ سے ۱۱۰ تک
کند ذہن	۸۰ سے ۹۰ تک
اہمق	۸۰ سے کم
ناقص العقل	۷۰ سے کم

(۱) ذہین:

ذہین طلبہ ایسے طلبہ ہوتے ہیں جو اپنی عقل و بصیرت سے کام لے کر اپنے ہم عمر بچوں سے بڑھ چڑھ کر تعلیمی کام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ نہ صرف تعلیمی میدان میں دوسرے ساتھیوں سے پیش پیش ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی عقل و سمجھ سے اپنے دیگر مسائل کے حل خود تلاش کرتے ہیں۔ بعض اوقات استاد کی تدریس، ان کے

تجسس اور دلچسپی کی تسکین سے قاصر رہتی ہے۔ لہذا ایسے طلبہ کو مستفید کرنے کے لئے استاد کو بہت محنت سے کام لینا پڑتا ہے۔

(ب) متوسط:

متوسط طلبہ اکثریت کے شانہ بشانہ چلتے ہیں یا تو وہ اتنے تیز ہوتے ہیں کہ زندگی کی دوڑ میں دوسروں کو پیچھے چھوڑ دیں اور نہ اتنے سست رفتار کے ان کے لئے دوسروں کی گرد تک پہنچنا مشکل ہو جائے، وہ ہر میدان میں میانہ روی اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔

(ج) کند ذہن:

کند ذہن وہ طالب علم ہوتے ہیں۔ جس کی تعلیم و تدریس کے لئے استاد کو جان توڑ محنت کرنا پڑے، تب ان میں سے کچھ معمولی سی سوجھ بوجھ سے کام لینے کے قابل ہوتے ہیں، باقی کورے بیٹھے رہتے ہیں۔

ہمارے ایسے ملکوں میں مقیاس ذہانت معلوم کرنے کی سہولت تو نہیں ہے لیکن ہم بچوں سے سوالات و جوابات کے ذریعے سے ان کے مشاغل سے گفتگو سے اور دلچسپیوں سے ان کی ذہانت کا اندازہ کر سکتے ہیں انہیں ذہانت کے مطابق تعلیم دے سکتے ہیں، بچوں کے ذہنی اختلافات تعلیم میں بے حد اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لئے استاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ طلبہ کے درمیان تعلیم کے فرق کو، ان کی ذہانت کے پس منظر میں جانچے اور مختلف قسم کے بچوں سے یکساں توقعات وابستہ نہ کرے ورنہ ممکن ہے کم ذہانت والے بچے تعلیم اور تعلیمی اداروں سے بددل ہو جائیں۔ معمولی ذہانت والے بچے زیادہ نظری تعلیم حاصل نہیں کر سکتے، اس لئے انہیں عملی کام کا موقع دیا جائے۔ انہیں ایسے مشاغل کا موقع بھی دیا جائے جن کے باعث بچوں کی دلچسپی بھی قائم رہ سکے اور اعلیٰ ذہانت والے بچوں کے سامنے وہ احساس کمتری اور شرمندگی بھی محسوس نہ کریں۔

(۳) جذباتی اختلافات:

بچے جذباتی لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ جذبات تمام بچوں میں موجود ہوتے ہیں۔ بعض کے جذبات شدید نوعیت کے ہوتے ہیں اور وہ جلد مشتعل ہو جاتے ہیں، بعض جذبات پر زیادہ قابو رکھتے ہیں، بچوں کے جذبات کی شدت اور ان کا احساس ہونا ان کی جسمانی و ذہنی صحت کو متاثر کر سکتا ہے۔ وہ جذباتی شدت کے باعث نہ تو ذہنی یکسوئی سے کام کر سکتے ہیں اور نہ جسمانی طور پر صحت مند رہ سکتے ہیں۔ اس طرح جذبات کے اثرات بالواسطہ طور پر ان کی تعلیم پر مرتب ہوتے ہیں اور تعلیم کی طرف سے ان کی توجہ ہٹی جاتی ہے۔ وہ تعلیم سے دلچسپی نہیں رکھتے جس کے باعث وہ دوسرے بچوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

جذباتی اختلافات میں اساتذہ کا کردار:

جذباتی صحت و توازن کے لئے یا اس کو قائم رکھنے میں اساتذہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ حساس بچوں کے جذبات کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ انہیں جماعت میں ساتھیوں کے سامنے شرمندہ نہ کیا جائے۔ بچوں کی جذباتی تربیت بھی کی جائے۔ انہیں جذبات پر قابو رکھنا سکھایا جائے۔ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب استاد بھی جذباتی صحت و توازن کا مالک ہو اور بچوں کے ساتھ صحت مند جذباتی تعلق قائم کر سکے۔ کسی بچے کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا یا کسی بچے کی طرف زیادہ جذباتی اختلافات کی اہمیت کے پیش نظر استاد کو جماعت میں مناسب رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ بچوں کو مناسب پیار

و محبت اور توجہ دی جائے تاکہ وہ تعلیم کی طرف پوری توجہ دے سکیں۔

(۴) رجانات اور صلاحیتوں کے اختلافات:

افراد رجانات اور صلاحیتوں کی وجہ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ رجانات اور صلاحیتیں تعلیم پر اثر ڈالتی ہیں۔ یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اختلافات موروثی یا پیدائشی ہیں یا ماحول کی زیر اثر۔ لیکن یہ تعلیم میں اہمیت ضرور رکھتے ہیں۔ بچے تعلیم میں اس وقت دلچسپی لیتے اور کامیابی و کامرانی حاصل کرتے ہیں، جب ان کے رجانات اور صلاحیت کو پیش نظر رکھ کر تعلیم دی جائے۔ اگر انہیں ان کی صلاحیت اور رجحان کے خلاف تعلیم دینے کی کوشش کی جائے تو اول اس میں کامیابی کے امکان کم ہوتے ہیں۔ دوم یہ کہ اگر کسی حد تک کامیابی حاصل ہو بھی جائے تو سخت محنت اور کوشش کے ساتھ ساتھ زیادہ توجہ اور لگن درکار ہوتی ہے۔ رجحان و صلاحیت کے مطابق تعلیم دی جائے تو بچے زیادہ دلچسپی لیتے اور توجہ دیتے ہیں اور کم وقت میں، کم محنت سے بہتر نتائج حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ طلبہ رجحان و صلاحیت میں مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض طلبہ، سائنسی سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ بعض کا جھکاؤ کامرس کی طرف ہوتا ہے اور بعض فنون لطیفہ اور ادب سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ اب ان رجانات یا صلاحیتوں کے خلاف تعلیم ہوگی تو یقیناً نقصان دہ اور تکلیف دہ ہوگی۔ ہمارے ہاں بچوں کے رجانات و صلاحیتوں کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ اس لئے تعلیم عموماً ان کی صلاحیتوں کے خلاف دی جاتی ہے۔

رجانات اور صلاحیتوں کے اختلافات میں والدین اور اساتذہ کا کردار:

رجانت اور صلاحیتوں کے اختلافات میں والدین اور اساتذہ ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے کے دوران بچوں پر بیشتر والدین کے رجانات اور خواہشات کا غلبہ رہتا ہے۔ اور بچوں کو ان کے مطابق تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے بچہ اپنے رجحان کے خلاف تعلیم حاصل کرتا ہے۔ حالانکہ والدین کو صرف رائے دینی چاہیے، باقی کام بچے کی صلاحیت اور اس کے رجحان کے مطابق اسے خود کرنے دیا جائے۔ اساتذہ کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ ایک ہی طریقہ تدریس نہ اختیار کریں بلکہ مختلف طریقے اختیار کر کے طلبہ کے رجانات کے مطابق ان کو تعلیم دیں۔ اساتذہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ طلبہ کے جو رجانات اور صلاحیتیں ان میں ہیں۔ اس کے مطابق ان کے ساتھ تعاون کریں، ان کو لگن اور محنت سے پڑھائیں تاکہ وہ خوشی خوشی محنت کر کے کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

نصاب اور طریقہ تدریس:

بچے جب سکول میں داخل ہوتے ہیں تو ابتدا ہی میں ان کے رجحان کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ہمارے ہاں تو ان کے رجانات کو نصاب اور طریقہ تدریس میں بھی پیش نظر نہیں رکھا جاتا ہے۔ تمام بچوں کو تقریباً ایک ہی طریقے سے یکساں نصاب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ان کی صلاحیتوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں کی اکثریت تعلیم سے پوری دلچسپی نہیں لیتی۔ اگر تعلیم کے دوران بھی طلبہ کے رجانات و خواہشات اور صلاحیتوں کو مد نظر رکھا جائے اور تمام بچوں کو یکساں صلاحیت والا نہ سمجھا جائے تو تعلیم سب بچوں کے لئے کارآمد بن سکتی ہے۔ اس طرح طلبہ ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۵) معاشی و معاشرتی اختلافات:

تعلیمی اداروں میں آنے والے بچوں کا تعلق مختلف معاشرتی حالات سے ہوتا ہے۔ اس طرح ان کے معاشی یا مالی حالات بھی مختلف ہوتے ہیں۔

بعض لوگوں کے نزدیک ان حالات کا حصول علم سے چنداں گہرا تعلق نہیں ہے۔ لیکن حقائق اس کے برعکس ہیں۔ ان حالات و اختلافات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ وہ بچے جو اچھے معاشرتی و معاشی حالات سے تعلق رکھتے ہیں۔ تعلیم میں بہتر نتائج دکھاتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ ان کے حالات اچھے ہیں بلکہ اس لئے کہ ان حالات کے باعث ان کی ضروریات و خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے۔ انہیں مناسب رہنمائی حاصل ہوتی ہے وہ گھر میں صاف ستھرا اور تعلیمی ماحول رکھتے ہیں۔ جس کے باعث وہ تعلیم سے اپنی دلچسپی برقرار رکھ سکتے ہیں۔ گھر اور مدرسے کے ماحول میں تضاد محسوس نہیں کرتے۔ جبکہ وہ بچے جن کے معاشی حالات بہتر نہیں، جنہیں اچھا ماحول نہیں ملا، وہ تعلیم میں نمایاں کامیابی حاصل نہیں کرتے۔ اس لئے کہ ان کی ضروریات و خواہشات ہی کی تکمیل نہیں پاتی تو وہ تعلیم کی طرف کس طرح پوری توجہ دے سکتے ہیں۔ معاشرتی ماحول بہتر نہ ہونے کی وجہ سے بھی بچے تعلیم کی طرف پوری توجہ نہیں دے سکتے۔ بعض خاندانوں میں یا تو مہذب اور تعلیم یافتہ لوگوں کا سامان ماحول نہیں ہوتا یا پھر والدین اپنی دلچسپیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اس لئے بچوں کو ضروری اور مطلوبہ رہنمائی حاصل نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے یہ تعلیم میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

اساتذہ کے فرائض:

تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے اس قسم کے اختلافات پیش نظر رکھیں اور کام نہ کرنے یا تعلیم میں کمزور ہونے کی بناء پر سرزنش کرنے سے پہلے کمزوری کے اسباب معلوم کریں۔ ان کی رہنمائی کریں۔ ممکن ہو تو ایسے بچوں کو تعلیمی اداروں میں رہتے ہوئے ایسے مواقع بھی فراہم کئے جا سکتے ہیں جن سے آمدنی کے ذرائع پیدا ہو سکیں تاکہ وہ اپنی مدد آپ کے اصول پر کام کریں۔ ان کی انا کو ٹھیس نہ پہنچے اور ان کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل ہو سکے۔ جن بچوں کو گھر پر بہتر تعلیمی ماحول میسر نہیں ہوتا۔ انہیں بھی دوسرے بچوں کے مقابلے میں زیادہ رہنمائی و توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کام ہمارے ہاں کے تعلیمی ماحول میں نہایت دشوار ہے۔ جہاں بچے مختلف ماحول اور گھرانوں سے آتے ہیں۔ جماعتیں پر ہجوم ہوتی ہیں، پھر بھی اساتذہ کوشش کریں تو کسی حد تک ان مشکلات کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔

(۶) متفرق انفرادی اختلافات:

مندرجہ ذیل بالا انفرادی اختلافات کے علاوہ بچوں میں بعض دوسری قسم کے انفرادی اختلافات بھی موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً مذہبی، ثقافتی، سیاسی وغیرہ۔ یہ اختلافات تعلیم پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوتے۔ ان پر تھوڑی توجہ دی جائے اور اساتذہ اپنا رویہ مناسب رکھیں تو ان اختلافات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ استاد کسی خاص نظریے، مذہب یا ثقافت کے طلبہ کو اہمیت و فوقیت نہ دے۔ اگر وہ آفاقی اقدار کو پیش نظر رکھے اور تعلیم و تربیت کے صحیح طریقوں کو اپنائے تو اس قسم کے اختلافات تعلیم میں حائل نہیں ہو سکتے۔

خوشگوار توازن کی ضرورت:

بچوں کی انفرادیت کے احترام کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان میں خود پسندی کی عادت اور اپنے آپ میں مست رہنے کی عادت ڈال دی جائے۔ مدرسے اور گھر کی تعلیم و تربیت میں ایک ایسا خوشگوار توازن موجود ہونا چاہیے جو انفرادیت، اجتماعیت کے تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کرے۔ بچوں کی انفرادی خصوصیات کو اجاگر کرنے کے علاوہ انہیں گروہی اور اجتماعی فکر اور کردار کو اپنانے کو موزوں تربیت بھی دے۔

مجموعی ریکارڈ کسے کہتے ہیں؟

مجموعی ریکارڈ سے مراد معلومات کا ایک ایسا ذخیرہ ہے جس میں کسی ایک فرد یا چیز کے متعلق اس کے تفصیلی حالات ایک باقاعدہ اور با مقصد انداز میں تحریر کئے جائیں۔ اس میں آئندہ ہونے والی تبدیلیوں کو بھی درج کیا جاسکے۔ اس لئے مجموعی ریکارڈ سے ایک ایسا ریکارڈ مراد ہے جس میں مختلف درجوں کے طلباء کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر اس طرح معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں کہ وہ اسکول کی نصابی اور معاون نصابی سرگرمیوں کو مزید مفید اور موثر بنانے میں اسکول کی انتظامیہ اور اساتذہ کی معاون ہوں۔ چنانچہ ایسے ریکارڈ میں نہ صرف نصاب سے متعلقہ باتیں درج ہوں بلکہ طلباء کی معاون نصابی سرگرمیوں اور تبدیلیوں کو بھی درج کیا جائے۔ دوسری طرف یہ ریکارڈ تازہ ترین جائزہ پیش کرتا ہے۔

مجموعی ریکارڈ ایک ایسا جائزہ اور معلومات کا مجموعہ ہے۔ جس سے نہ صرف یہ معلوم ہو کہ طالب علم کو کسی مضامین میں کتنی مہارت حاصل ہے بلکہ یہ بھی ظاہر ہو کہ اس مہارت کو حاصل کرنے کے بعد طالب علم کے مشاغل اور شخصیت میں کیا تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ دوسری طرف اس ریکارڈ سے طلباء کی کمزوریوں کی نشان دہی بھی ہو۔ اور اس کے رجحانات۔ دلچسپی۔ رویہ۔ صحت وغیرہ کے متعلق بھی صحیح معلومات مل سکیں۔

ضرورت:

سائنسی دور کے تقاضوں کے تحت جن سے میدان تعلیم میں نئے تجربات عمل میں آتے ہیں امتحانات اور جائزوں کا فن بھی متاثر ہوا ہے۔ اب سالانہ امتحانات کی ترتیب کی بجائے معیاری آزمائشوں، سکیلوں اور گراڈوں کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ اب طالب علم کی تعلیمی نشوونما کے بارے میں تجربہ یا امتحان کا طریقہ یکسر بدل چکا ہے۔ ایک مدت کے بعد طلباء کی ملاحظتوں اور کارکردگی محض دو یا تین گھنٹوں کے زبانی یا تحریری پرچے جانچنے یا پرکھنے کا پرانا تصور جدید ماہرین تعلیم کے نزدیک اپنا جواز کھو چکا ہے۔

مزید برآں نوزائیدہ ممالک میں خصوصاً ہمارے ملک میں نظریہ پاکستان کے بین حقائق کی روشنی میں طالب علم کی علمی ترقی کو اس کے شخصی اور ملی تقاضوں سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ ان دونوں عناصر کے مابین حسین امتزاج ایک ناگزیر حقیقت تصور کیا جاتا ہے۔

اس لئے تعلیم کے ذریعے طالب علم کی جو ترقی مقصود ہوتی ہے اسے اس کی ذہنی اور جسمانی ضروریات کے لحاظ سے اس کی زندگی کے آئندہ چند سالوں میں پھیلا دیا جاتا ہے۔ ذہنی اور جسمانی نشوونما کے اصول یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بچے کے کردار میں آنے والی ہر تبدیلی کا تعلق مستقبل میں ہونے والی تبدیلی سے ہوتا ہے۔ یا یوں کہیے کہ بچے کی آئندہ تعلیمی سرگرمیوں کے بارے میں کوئی فیصلہ یا پیش گوئی اس وقت تک ادھوری سمجھی جائے گی جب تک اس کے بارے میں موجودہ معلومات کے ساتھ ساتھ اس کے سابقہ ریکارڈ کو بھی پیش نظر نہ رکھا جائے۔

ایک کامیاب معلم کے لئے صرف درسی مضامین کا علم اور اس کے پڑھائے جانے کا طریقہ جانا ہی کافی نہیں۔ بلکہ وہ اپنے شاگردوں پر اس تبدیلی اور اثرات کے جاننے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ جو کہ اسکول کی تعلیمی سرگرمیاں اس پر مرتب کرتی ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ تعلیمی پروگرام یا مقصد اور مفید طور پر پیش نہیں کر سکتا۔ دور جدید میں معلمین کا فرض صرف یہی نہیں کہ وہ اپنے شاگردوں کو متعلقہ مضامین سمجھنے میں ان کی مدد کریں۔ بلکہ جدید مقاصد تعلیم اور نفسیات تعلیم کی روشنی میں طالب علم کی شخصیت اجاگر کرنے اور اس کو اپنے مسائل حل کرنے کے لئے بہتر طور پر حل کرنے کی صلاحیت بڑھانے میں اس کی مدد کرنا اصل

مقصد ہونا چاہیے۔ اس لئے ایک ایسا طریقہ کار رائج کیا جائے جس کی مدد سے معلمین اپنے ہر طالب علم کا ایک مجموعی انفرادی خاکہ تحریری طور پر تیار کر سکیں۔ اس کی اہمیت و ضرورت جدید تقاضوں کو حاصل کرنے کے لئے ناگزیر ہے۔ صوبہ سرحد کے تمام سکولوں میں طلباء کا مجموعی ریکارڈ رکھنے کے نئے طریقہ کار پر عمل کرنا پہلے سے شروع کر دیا گیا ہے۔ لیکن بعض سکولوں میں ابھی تک اس پرانے طریقہ کار پر عمل ہو رہا ہے۔ جس کی دیگر وجوہات کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کو اس ضمن میں پورے طور پر مطلع نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی نئے طریقہ کار کو اپنانے کے لئے جو سہولیات درکار ہیں پہنچائی گئی ہیں۔ اساتذہ کی ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے یہ کتابچہ ترتیب دیا گیا ہے۔ ہر اسکول میں مقامی طور پر جائزوں کی ذمہ داری متعلقہ جماعت کے اساتذہ کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اس نئے نظام کے تحت اساتذہ صاحبان ایک تعلیمی سال میں چار دفعہ طلباء کی نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں اور شخصیت و کردار کا جامع اور تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ایک مفصل رپورٹ پیش کر سکتے ہیں طلباء کی اگلی جماعتوں میں ترقی انہی چار رپورٹوں کے مجموعی نمبروں کی بنیاد پر کی جاسکتی ہے۔

ٹیکسٹ بک بورڈ صوبہ سرحد پشاور نے دو قسم کے مجموعی ریکارڈ فارم بنام ”طالب علم کا ذاتی و تعلیمی گوشوارہ“ حصہ پرائمری و حصہ ثانوی شائع کئے ہیں۔ حصہ پرائمری کی تفصیل آگے دی گئی ہے۔ اب ایک ایسا طریقہ کار اپنایا گیا ہے جس کے ذریعے طلباء کی جسمانی تعلیمی مجلسی و معاشرتی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس کی معلومات، تصورات، مہارتوں، اور طرز عمل کے بارے میں واقفیت حاصل کی جاتی ہے۔ دراصل اس طریقے میں وہ تمام کام شامل ہیں جو استاد، بچے اور سکول کا دوسرا عملہ کسی تعلیمی کام کو پرکھنے کے لئے سرانجام دیتا ہے۔ اس سے مراد صرف امتحان ہی نہیں بلکہ وہ تمام طریقے ہیں جو تدریس کے متعلقہ مقاصد کی جانچ میں مدد دیتے ہیں۔

مجموعی ریکارڈ کا نمونہ:

تعلیمی و ذاتی گوشوارہ

(حصہ پرائمری)

نام طالب علم..... جنس.....

مذہب..... تاریخ پیدائش.....

والد کا نام..... سرپرست کا نام و رشتہ (اگر والد بقیہ حیات نہ ہو)

والد کی تعلیم و پیشہ.....

گھر کا موجودہ پتہ.....

مستقل پتہ.....

سکس ریکارڈ:

نام سکول	رجسٹر داخلہ نمبر	تاریخ داخلہ	جماعت	تاریخ اخراج	جماعت	کیفیت

گوشوارہ صحت:

	جماعت اول	جماعت دوم	جماعت سوم	جماعت چہارم	جماعت پنجم
قد					
وزن					
مینائی					
سماعت					
کفتار					
کبنہ امراض					
عمومی صحت					

شخصیت و رویہ (مجلسی روداد) گوشوارہ نمبر ۲

نام صلاحیت	جماعت اول	جماعت دوم	جماعت سوم	جماعت چہارم	جماعت پنجم
تعاون					
ذمہ داری					
اطاعت گزاری					
انتہاک					
وقت کا صحیح مصرف					
بڑوں کا ادب					
ضبط نفس					
لحاظ حقوق دیگران					
احساس تحفظ الماک					
قائدانہ صلاحیت					

حاضری

حاضریاں	جماعت اول	جماعت دوم	جماعت سوم	جماعت چہارم	جماعت پنجم
کل ممکن حاضریاں					
اصل حاضریاں					

خصوصی دلچسپیاں

دلچسپیاں	جماعت اول	جماعت دوم	جماعت سوم	جماعت چہارم	جماعت پنجم
تھیں پی ٹی					
ادبی و تہذیبی مشاغل					
حسن قرات					
تحقیق مشاغل					
تہذیبی و ثقافتی کام					
مطالعہ فطرت اور انکی حفاظت					

استاد کی رائے

جماعت	رائے	دستخط استاد
اول		
دوم		
سوم		
چہارم		
پنجم		

دستخط استاد..... دستخط ہیڈ میٹر صاحب.....

ہدایات برائے معلم پرائمری کلاس: استاد صاحب ہر تین مہینوں کے بعد اپنی جماعت کے طلباء کا مختلف مضامین میں امتحان لیں گے۔ اور طلباء کو ان کی قابلیت کے مطابق ہیڈ میٹر کی نگرانی میں گریڈ دیں گے۔ گریڈوں کو ریکارڈ میں درج کیا جائے گا۔ تعلیمی سال کے اختتام پر متعلقہ افسران محکمہ تعلیم اسکول کا معائنہ کریں گے۔ تمام طلباء کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کریں گے۔ اس کے بعد ان کو آخری گریڈ دیں گے۔ گریڈوں کی تعداد چار ہوگی۔ ا۔ ب۔ ج۔ د۔

جو طلباء ۳۳ فیصد سے کم نمبر لیں گے، ان کو (د) گریڈ ۳۳ سے ۴۴ فیصد (ج) گریڈ ۴۵ سے ۵۹ فیصد (ب) گریڈ ۶۰ فیصد اور ۶۰ فیصد سے اوپر نمبر لینے والوں کو گریڈ (ا) دیا جائے گا۔

پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد جو سرٹیفکیٹ دیئے جائیں گے۔ ان کے نتائج گریڈوں میں درج کئے جائیں گے۔ جو ہر مضمون کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ اور مجموعی ریکارڈ میں درج شدہ گریڈوں کے مطابق ہوں گے۔

مشقیں

۱۔ جدید نفسیات کی روشنی میں شخصیت کی تعریف کریں؟

۲۔ شخصیت کی پیمائش کے مختلف طریقے کون کون سے ہیں؟

۳۔ انفرادی اختلافات کی تشریح مثالیں دے کر تحریر کیجئے؟

۴۔ آپ کے خیال میں بچوں کی وہ کنسی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ جن سے وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق کامیابی حاصل کر سکیں؟

۵۔ بچوں کو کونسا طبعی اور معاشرتی ماحول فراہم کیا جائے۔ تاکہ کامیابی کیلئے ضروری ذاتی اہلیتوں کی نشوونما ہوتی رہے؟

۶۔ انفرادی اختلافات کے پیش نظر ایک استاد کو کون سے طریقہ کار استعمال کرنے چاہیں؟

۷۔ مجموعی ریکارڈ کی ضرورت کیا ہے؟ اسکی تیاری میں آپ کو کون سے اصول پیش نظر رکھیں گے۔

۸۔ استاد کا مجموعی قسم کے ریکارڈ تیار کرنا محض تضييع اوقات ہے۔ اس پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔

۹۔ آپ روزمرہ زندگی میں ہونے والی پانچ مثالیں تحریر کریں۔ جو فرد کی مثالی اور معیاری خصوصیات کو ظاہر کرے۔

۱۰۔ بچوں میں رجحانات اور صلاحیتوں کے اختلافات کے پیش نظر والدین اور اساتذہ کو کیا کرنا چاہیے؟

۱۱۔ جماعت پنجم کے لیے مجموعی ریکارڈ کا نمونہ تیار کیجئے۔

۱۲۔ ڈائریکٹر پرائمری ایجوکیشن کو ایک درخواست لکھیں۔ جس میں انفرادی اختلافات کی اہمیت کے حوالے سے روایتی سکول اور ان

گریڈڈ (Ungraded) پرائمری سکول کے کردار پر بحث کریں۔ اس بحث کی روشنی میں اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں۔ تو کچھ پرائمری سکولوں میں

پراجیکٹ ڈائریکٹر : عمر فاروق
مصنّفین : ڈاکٹر عبدالرحمان
ریاض بہار
منیر احمد
تنویر عالم
ترتیب و نظر ثانی : پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال
منیر احمد
پراجیکٹ کوآرڈینیٹر : منیر احمد

”تعلیم سب کیلئے“

نوشہرہ پراجیکٹ

ماڈیول نمبر	عنوان	ماڈیول نمبر	عنوان
1	اساسیات تعلیم (Foundations of Education)	7	شخصیت، انفرادی اختلافات اور مجموعی ریکارڈ (Personality, Individual Differences & Cumulative Record)
2	یونیورسلائزیشن آف پرائمری ایجوکیشن (Universalization of Primary Education)	8	ہم نصابی سرگرمیاں (Co-Curricular Activities)
3	جائزہ اور پیمائش (Evaluation & Measurement)	9	تدریس اردو (Teaching of Urdu)
4	پرائمری سکول کا انتظام (Management of Primary School)	10	تدریس معاشرتی علوم (Teaching of Social Studies)
5	تدریس میں جدت (Innovation in Teaching)	11	تدریس ریاضی (Teaching of Mathematics)
6	تدریسی اعانات (Teaching Aids)	12	تدریس سائنس (Teaching of Science)

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔، ایبٹ آباد
 بہ اشتراک و تعاون: یونیسکو (UNESCO)، اسلام آباد